سوال

(475) کیا سینے پر ہاتھ باندھنے والی حدیث ضعیف ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہفت روزہ ''الاعتصام'' کے شمارہ نمبر ۲۶، جلد : ۵۰، میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے سنت ہیں اور اس سلسلے کی احادیث سنداً صحیح ہیں صحیح ابن خزیمہ میں درج وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث آپ نے ذکر کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے جب کہ ابن خزیمہ کے حاشیہ میں اسے ضعیف کہا گیا ہے۔ فوٹو سٹیٹ ارسالِ خدمت ہے دریں اثناء نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کے متعلق دوسری روایات کی بھی تحقیق درج کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''صحیح ابن خزیمہ'' کے حاشیہ پر جہاں علامہ البانی نے کہا ہے، کہ اس کی سند کمزور ہے۔ وہاں یہ بیان کیا ہے، کہ شواہد و طُرق کے اعتبار سے صحیح ہے۔ لہٰذا واردا شکال رفع ہوگیا۔ اس بناء پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور امام نووی رحمہ اللہ وغیرہ نے اس حدیث کو معرض استدلال میں ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! (بلوغ المرام، الدرایہ، التلخیص فتح الباری) اور امام نووی رحمہ اللہ (الخلاصہ، شرح المهذب، شرح مسلم) وغیرہ میں۔ اس سلسلہ کی دوسری روایت هلب الطائی سے مروی ہے۔ اس میں ہے، کہ میں نے رسول ا ﷺ کو دیکھا دائیں اور بائیں پھرتے اور میں نے دیکھا کہ سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ (أخرجہ احمد) اس کی سند متصل اور راوی سب ثقہ ہیں۔ (تحفۃ الاحوذی) اور طاؤوس کی مرسل روایت میں ہے :

'یَضَعُ یَدَہُ الیُمنٰی عَلٰی یَدِہِ الیُسرٰی ، ثُمَّ یَشُدُّ بَینَهُمَا عَلٰی صَدرِہِ، وَہُوَ فِی الصَّلٰوۃِ.'

ابوداؤد نے اس کو ''مراسیل'' میں بیان کیا ہے اور سنداً حسن ہے، جب کہ حنفیہ کے نزدیک مرسل روایت مطلقاً قابلِ حجت ہے۔ لہٰذا ان کی طرف سے اعتراض نہیں ہو سکتا اور ہمارے ہاں اس کی تائید دیگر روایات سے ہوتی ہے، اس لیے باعث تقویت ہے اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی ''مسند احمد''، ابوداؤد، نسائی وغیرہ میں روایت ہے۔ فرماتے ہیں : کہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت اور کلائی پر رکھا۔ اس کے بارے میں علامہ البانی فرماتے ہیں : اس کیفیت پر عمل کرنے سے لازماً ہاتھ سینہ پر آئیں گے۔ تجربہ کرکے دیکھیں۔ ''تحقیق المشکاۃ'' (۲۴۹/۱)

مزید تفصیل کے لیے فتح الغفور فی تحقیق وضع الیدین علی الصدور''، رسالہ محمد حیات سندھی اور ''تحفۃ الاحوذی'' ملاحظہ فرمائیں!

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب